79

کامیابی کیلئے دعائیں کرو

(فرمودہ ۲؍نومبر ۱۹۱۷ء)

تشہّد وتعوّذ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَائِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل:۹۱)

اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب تک انسان کی طرف سے ان کیلئے استدعانہ کی جائے حاصل نہیں ہوتے۔ جب محنت کے بعد وہ آتے ہیں تو بھی وہ انعام ہی ہوتے ہیں۔اس لئے کہ وہ محنت کا لازمی نتیجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ انسان کی محنتوں اور کوششوں سے بہت بڑھ کر ہوتے ہیں۔لہذا ان کوکسی صورت میں محنت اور کوشش کی جزا نہیں کہا جا سکتا تاہم آتے اسی وقت ہیں جب محنت سے کام لیا جاتا ہے۔مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایسے انعامات صرف کوشش کے ساتھ ہی نہیں آتے بلکہ ظاہری سامانوں کے مہیا کرنے کے علاوہ قلب کی کیفیات کا بدلنا بھی ان کے لانے کا موجب ہوتا ہے۔اور وہ اس طرح کہ خدا ان انعامات کو نہیں بھیجتا جب تک انسان درخواست نہیں کرتا۔جیسا کہ معزّز لوگوں کا طریق بھی ہے۔اور بجا طریق ہے کہ وہ بن بلائے کسی کے پاس نہیں جاتے کیونکہ اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو انکی احتیاج پائی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی انعامات دوحصّوں میں تقسیم کر رکھے ہیں۔ایک وہ جو بن مانگے

دیتا ہے۔

اور دوسرے وہ جو محنت کے ساتھ مانگنے پر ملتے ہیں۔پس جو ایسے اعلیٰ درجہ کے انعامات ہوتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ کوشش سے ہی ملتے ہیں بلکہ کوشش کے ساتھ مانگنا بھی پڑتا ہے۔

پس جہاں ان مشکلات اور مصائب کے مقابلہ میں محنت اور کوشش کی ضرورت ہے جو ہمارے دشمنوں کی طرف سے ہماری راہ میں پیدا کی گئی ہیں۔اور ضرورت ہے کہ ہم اپنی تمام خداداد طاقتوں اور قوتوں کو انکے مقابلہ میں صرف کریں جو ہم میں پائی جاتی ہیں کہ اسلام اور احمدیت کا منوّر چہرہ دنیا پر ظاہر ہو۔وہاں اس کے علاوہ خدا کے انعامات کا وارث ہونے کیلئے درخواست بھی کرنی چاہیئے۔رُتبہ بغیر مانگنے کے نہیں ملتا۔پس محض کوشش اور محنت انعامات نہیں دلوا سکتی اس لئے سامانوں کے استعمال کیلئے ضروری ہے کہ دعا سے بھی کام لیا جاوے۔

اسلئے ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ سامان بھی مہیّا کرے اور درخواست بھی کرے کہ خدایا ہم پر اپنے فضل نازل فرما۔یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسے ممکن نہیں کہ دروازہ کھول دیا جاوے اور روشنی نہ آئے۔اور ممکن نہیں کہ کھانا کھایا جائے اور سیری نہ ہو۔اور ممکن نہیں کہ پانی پیا جائے اور پیاس نہ بُجھے۔اور ممکن نہیں کہ لباس پہنا جائے اور برہنگی دُور نہ ہو۔اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ محنت کے ساتھ ساتھ جب خدا سے درخواست بھی کی جائے تو انعام نہ ملے۔ہاں اگر کوئی عقل یہ تجویز کرسکتی ہے کہ دروازہ کھلے اور روشنی اندر نہ آئے۔کھانا کھایا جائے اور سیری نہ ہو۔پانی پیا جائے اور پیاس نہ بجھے۔اور کپڑے پہنے جائیں اور عُریانی دُور نہ ہو۔یہ تو شاید ہو سکے۔مگر یہ قطعاً ممکن نہیں کہ خدا کے دیئے ہوئے سامانوں کو استعمال کر کے پھر اسی سے استدعاء کی جائے تو وہ کامیاب و مظفر و منصور نہ کرے اور اپنے انعامات کا وارث نہ بنائے۔

پس ہمارے اردگرد پہاڑوں کے پہاڑ مشکلات کے جمع ہیں۔خدا سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ان رکاوٹوں کو دُور فرمادے اور ہم پر انعامات نازل کرے۔

(الفضل ۶؍نومبر ۱۹۱۷ء)